



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حافظ قرآن جو اجرت لے کر لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے یا میت کے لیے قرآن پڑھتا ہے اور قراءت سے پہلے ہی اجرت وصول کر لیتا ہے تو کیا یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

قرآن مجید کی تلاوت افضل عبادت ہے اور عبادات کے بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ خالص لوجہ اللہ ہوں ان سے مقصد اللہ کے سوا اور کچھ نہ ہونہ دنیا کا حصول اور نہ حب جاہ وغیرہ۔ بلکہ ان کی رحمت کی امید اور اس کے عذاب کا ڈر ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۚ اَللّٰهُ الَّذِيْ اِنْ خَلَصْتُمْ لَهٗ الدِّينَ ۖ اِلَیْهِ ۚ سُوْرَةُ الزَّمَر ۳ ...

یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ (خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے)

نیز فرمایا:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ خُفَاءً ۚ سُوْرَةُ الْبَيِّنَاتِ ۵ ...

”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم خلیفہ کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِنِسَاءٍ أَوْ مَالٍ أَوْ بَنَاتٍ فَلَيْسَ مِنِّي" (صحیح البخاری بدء الوحی باب کیفت کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ الخ حدیث: 541 و صحیح مسلم الامارۃ باب قولہ ﷺ انما الاعمال بالنیۃ... الخ حدیث: 1907)

امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دار و مدار نیتوں ہی پر ہے۔ اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ (پس) جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی کی جانب ہے۔ اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہے کہ اسے کمائے یا عورت کے لیے ہے کہ اس سے نکاح کرے (تو اس کی ہجرت انہی کی جانب ہے)

لہذا قرآن کے کسی قاری کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی قراءت پر اجرت لے خواہ یہ اجرت قراءت لینے کی رخصت نہیں دی۔ یاد رہے کہ ائمہ مساجد یا مؤذن حضرات جو بیت المال سے تنخواہ لیتے ہیں تو وہ تلاوت یا نماز کی اجرت نہیں لے سکتے بلکہ وہ تو اس بات کی اجرت لے رہے ہیں کہ انہوں نے اپنے تمام مشاغل ترک کر کے اپنے آپ کو اس فرض کفایہ کے ادا کرنے کے لیے وقف کر دیا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے خلیفہ المسلمین اپنے ذاتی روزگار کو ترک کر کے جب اسلامی خلافت کے اعمال و واجبات میں مشغول ہو جاتا ہے تو بیت المال سے وظیفہ لیتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو اور ان لوگوں کو جنہوں نے اسلام میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہوتے تھے ان کی ایمانی ہسٹت اور اسلامی خدمات کے اعتبار سے بیت المال سے وظائف دیا کرتے تھے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عاملین زکوٰۃ کے لیے اس اسلامی فریضہ کو ادا کرنے کی وجہ سے زکوٰۃ میں حصہ مقرر کیا ہے خواہ وہ دولت مند ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ جب تک وہ اس فرض کو ادا کرتے ہیں خود اپنا کا کوئی کام نہیں کرتے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

